صحیح البخاری کی ایک خدمت

التصویب لما فی حواشی البخاری من التصحیفات

تعارف

از جناب مولانا محمد برہان الدین صاحب سنبھلی
استاذ حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص کی بناء پر آخری دین کی حفاظت کا وعدہ فرمایا، پھر اسکے ایفاء کی ایسی شکلیں اور صورتیں مہیا فرمائیں، جن کی نظیر گذشتہ ادیان اور ملتوں کی تاریخوں میں ملنا مشکل ہی نہیں۔ ناممکن ہے، اس سلسلہ میں بسا اوقات حاملین ملت (امت محمدیہ علی صاحبہا التحیہ کے باتوفیق افراد) کو ایسے ایسے کاموں کی توفیق عطا فرمائی، جن کی طرف ان کاموں کے سامنے آنے سے پہلے۔ عام طور پر باسانی۔ ذہن بھی منتقل نہیں ہوتا، لیکن جب وہ سامنے آجاتے ہیں تو خیال ہوتا ہے کہ یہ بھی دین کی خدمت اور اسکی حفاظت کا ایک شعبہ ہے، جو اب تک تشنۂ تکمیل تھا، اور صاحب توفیق شخص کے لیے جذبات تشکر و امتنان کے ساتھ دعائے خیر دل سے نکلتی ہے۔ امت محمدیہ میں۔ بلا مبالغہ۔ بے شمار ایسی بھی کوششیں کی گئیں، جن کے ذریعہ کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ کی تفسیر و تشریح کرنے والوں کی محنتوں کی حفاظت کا بھی غیر معمولی اہتمام کیا گیا ہے، جو در اصل 'دین قیم' کی حفاظت ہی کی ایک شکل اور اسی کا ایک شعبہ ہے، کیونکہ اس دین کی بنیاد ہی، 'نقل' و 'روایت' پر ہے، اسلیے اصل ماخذ۔ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے متون

بجا ہیں ان کے معانی و مفاہیم بھی منقول و متوارث ہیں (اسی بنا پر "کتاب اللہ" کے ساتھ "رجال اللہ" کی بقار و حفاظت کا بھی وعدہ کیا گیا ہے اور اسی سبب سے نصوص کی وہی تشریح و تفسیر حجت ہے، جو سلف سے منقول ہو) اسی جذبہ کے تحت اسماء الرجال جیسا بے نظیر اور عظیم الشان، فن، وجود میں آیا، کہ جس کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ وسلم کے اقوال و افعال اور صفات کی روایت کرنے والوں کے ہی احوال محفوظ نہیں ہوئے بلکہ اسکے ساتھ — اولین شارحین و مفسرین کے اقوال نقل کرنے والوں کے اوصاف و حالات (کہ جن پر ان کے ثقہ و معتبر ہونے نہ ہونے کا دار و مدار ہے) کا بھی پتہ چلایا جا سکتا ہے۔

یہ واحد حفاظتی طریقہ اس وقت تک۔ اسلاف کے اقوال و اعمال نیز ان کی طرف انتساب کی صحت یا عدم صحت جاننے کا رہا جب تک کہ یہ علوم، سینہ، سے، سفینہ، میں منتقل نہیں ہوئے تھے علوم کی تدوین۔ کتابی صورت میں جمع و تالیف۔ کا دور آجانے کے بعد مطابع کی ایجاد سے قبل۔) ایک جماعت نے قلمی نسخوں یعنی مخطوطات کی حفاظت اور ان کی تصحیح و تصویب کا غایت درجہ اہتمام کیا، اسکے علاوہ کاتبوں اور نقل نویسوں یا دوسرے لوگوں سے تصانیف میں ہو جانے والی غلطیوں (تصحیفات) کی نشاندہی کی خاطر (خواہ وہ غلطیاں راویوں کے ناموں میں ہو گئی ہوں یا متون میں مستقل کتابیں لکھ کر اس راہ میں بھی۔ اسی برگزیدہ جماعت نے نقش جمیل چھوڑا، چنانچہ ابو احمد الحسن العسکری (م ۳۸۲ھ) کی "تصحیفات المحدثین" خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ) کی "تلخیص المتشابہ فی الرسم" اور انہی کی "الکفایہ" (البحث فی تغییر النقط...... والتصحیف) ابو عبد اللہ النیشاپوری الحاکم (م ۴۰۵ھ) کی "معرفۃ علوم الحدیث" (النوع الرابع والثلاثون) ابو عبد اللہ محمد احمد الذہبی (م ۷۴۸ھ) کی "المشتبہ" اور اس پر حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) "تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ" اور ابن صلاح (م ۶۴۳ھ) کے شہرۂ آفاق "مقدمہ" (کی النوع الخامس والثلاثون) جیسے ناموں اور کاموں سے اہل علم واقف ہی ہیں۔

چھاپے خانہ کی ایجاد نے اس باتوفیق جماعت دین اور اسکے اصول کی حفاظت کرنے والی جماعت۔ کو ایک اہم طریق کار برتنے اور — نئے اسباب و وسائل کے تقاضہ کے مطابق۔ نئی تدابیر اختیار کرنے پر مجبور کیا وہ یہ۔ اسلاف کے ذخیرۂ ہائے کتب۔ بالخصوص دینی کتابوں۔ کی طباعت

کے وقت صحت کا ۔ اسے عبادت سمجھ کر۔ اس درجہ اہتمام کیا کہ مطبوعہ کتب میں غلطی نکالنا مشکل بلکہ گویا ناممکن و محال کام بن گیا۔ جیسا کہ عصر حاضر کے مشہور شامی محقق عالم عظیم محدث ۔ شیخ عبدالفتاح ابو غدہ' اطال اللہ بقاءہ ۔ نے ایک مرتبہ کہا تھا۔ "پرانی مطبوعہ کتابوں کو اسی طرح پڑھنا ہوگا جیسی کہ وہ چھپی ہیں، چاہے بادی النظر میں کہیں غلطی ہی نظر آئے" لیکن رفتہ رفتہ طباعت (دینی کتابوں کی طباعت بھی) جب عبادت کے بجائے تجارت، بن گئی تو اسی برگزیدہ گروہ (دین کی حفاظت کی ذمہ داری کا احساس رکھنے والے افراد) کو ایک مرتبہ اور، میدان کار میں تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوئی، اسکے علاوہ اور کوئی چارہ کار نظر نہیں آیا، کہ مطبوعہ ذخیرہ کی غلطیوں کی نشاندہی کے لیے مستقل کتابیں، یا رسالے حسب ضرورت ۔ لکھ کر شائع کئے جائیں اور اس طرح اسلاف کی متاع گرانمایہ کو ضائع ہونے (یا اس کے ذریعہ غلط فہمی یا گمراہی پھیلنے کے خطرہ) سے بچایا جائے، چنانچہ ۔ ہندوستان میں بھی، ایسی ابتک متعدد و قابل قدر کوششیں سامنے آچکی ہیں۔ جن میں تقریباً ربع صدی قبل کی جانے والی ایک اہم کوشش بلکہ ضروری خدمت وہ ہے جو حضرت مولانا حکیم محمد ایوب صاحب سہارنپوری مدظلہ' (عزیز قریب حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ') نے طحاوی شریف (شرح معانی الآثار) کی مطبعی غلطیوں کی نشاندہی کے لیے مستقل تصنیف فرما کر انجام دی، اسپر تمام اہل علم بالخصوص حدیث سے اشتغال رکھنے والے حضرت موصوف کے احسانمند اور مرہون منت ہیں ۔ (فجزاہم اللہ احسن الجزاء)

اسی قبیل کی ایک اور سعی مشکور کا مختصر تعارف کرانا، اس وقت راقم سطور کے پیش نظر ہے۔

یوں تو ہندوستان میں حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روشنی اور اس کے فیضان کا سلسلہ بہت قدیم زمانہ سے جاری ہے، لیکن عمومی اشاعت اور اس علم شریف کے فیوض ہر خاص و عام تک پہونچانے کی ہمہ گیر سعی حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی (مجدد سرہندی کے معاصر) کے مبارک وجود کی رہین منت معلوم ہوتی ہے، اسکے بعد یہ شرف مسند الہند، حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ اور ان کے صوری و معنوی، اولاد و احفاد کے حصہ میں آیا و اسی طلائی سلسلے کی ایک اہم کڑی حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری تلمیذ رشید حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی،

[1] اسی سلسلہ کی ایک کڑی حکیم صاحب کی تازہ تصنیف تصویب التقلیب الواقع فی التہذیب ہے "

جیسے شاہ عبدالعزیز رحمہم اللہ) کی ذاتِ گرامی ہے جن کا حاشیۂ بخاری ۔ جو درحقیقت تمام معتبر شروح کا خلاصہ گویا عطر مجموعہ، اور دریا بکوزہ کا حقیقی مصداق ہے۔ اس کے منظرِ عام پر آنے کے بعد سے وہ آج تک تمام اہلِ علم۔ بالخصوص اصحاب درس۔ کی توجہات و مطالعہ کا مرکز بنا ہوا ہے، محشی نے حاشیہ کی ترتیب و تصنیف پر ہی اکتفا نہیں کیا تھا بلکہ اسکے صحیح اور قابلِ اعتماد طریقہ پر محفوظ و عام کرنے کے لیے انھوں نے خود "پریس" قائم کیا، اور غایت درجہ تصحیح کا اہتمام کرکے خود چھپوایا کہ اسمیں غلطی نکالنا محال تھا، حاشیہ کی افادیت و مقبولیت ازمانہ کے امتداد کے ساتھ برابر بڑھتی ہی رہی، نیز اس کی معنوی قیمت کے ساتھ مادی قیمت میں بھی برابر اضافہ ہوتا رہا، بدقسمتی سے یہی "ہنر اس میں عیب" پیدا ہو جانے کا سبب بن گیا، یعنی "عبادت" کے جذبہ کی جگہ "تجارت" کے مفادات نے لے لی، تو اصحاب مطابع اسے صرف مادی منافع حاصل کرنے کی غرض سے چھاپنے لگے، پھر نہ تصحیح کا اہتمام رہا، اور نہ اسکی عمدہ طباعت ہی کا وہ معیار رہ سکا۔ شروع میں تو اندازہ ہوتا ہے کہ اہلِ مطابع کی طرف سے اہتمام میں کمی ہوئی، مگر بعد میں وہ مجرمانہ غفلت کے مرتکب ہونے لگے، چنانچہ آجکل اسکے جو نسخے تجارتی کتب خانوں سے ملتے ہیں، ان میں ہزاروں مقامات، طباعت کی وجہ سے، اتنے مسخ ہو گئے کہ اصلی مراد تک پہونچنا محال ہو گیا ہے، اس کا پورا اندازہ ان حضرات ہی کو ہو سکتا ہے، جو تدریس میں مشغول رہنے کی وجہ سے مطالعہ کے وقت سخت دشواری اور ذہنی الجھن کا شکار رہتے ہیں، کیونکہ بعض مقامات کا مطلب حل کرتے ہوئے سنگین قسم کی مطبعی غلطیوں کی وجہ سے دانتوں پسینہ آجاتا ہے، اگر حوالہ کی کتابیں اور شروح پاس نہ ہوں تو مراد تک پہونچنا محال ہو جائے[ع] اس دشوار گذار گھاٹی سے، کم و بیش، تمام ہی مدرسین کسی نہ کسی طرح گذر جاتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے

ع یہاں اس بات کی وضاحت ضروری نہیں معلوم ہوتی کیونکہ تمام اہلِ علم جانتے ہیں کہ آخر کے پانچ پاروں کا حاشیہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی تلمیذ ارشد مولانا احمد علی کا مرتب کردہ ہے، مگر استاد و شاگرد کے کام میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا، یہ ایسا امتیاز ہے جو دنیا میں کم شاگردوں کو ہی میسر آسکا ہے (رحمہما اللہ رحمۃ واسعۃ)

...رتی یوپی کے مشہور قصبہ مئو کے ممتاز عالم اور فاضل اجل مولانا عبدالجبار صاحب اعظمی ...لامذہ تلمیذ رشید، محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمان اعظمی دامت برکاتہم) کو، کہ موصوف ...دریس بخاری کے دوران اس مشکل کو حل کرنے کا بیڑا اٹھایا، اور نہ صرف خود یہ دشوار گذار ...ائی طے کرلی، بلکہ اس راہ کے دوسرے مسافروں کے لیے بھی "خطرناک مواقع (غلطیوں) کی ...اندہی کے ساتھ، حدیث کی معتبر شرحوں اور دیگر کتابوں نیز قدیم مطبوعہ نسخہ کے گہرے مطالعہ کے ...بعد ان کی اصلاح بھی فرمائی، اور پھر اسے دو جلدوں میں "التصویبات لما فی حواشی ...اری من التصحیفات" کے نام سے جمع و مرتب کرکے اہل علم پر احسان عظیم فرمایا، مدرسہ، مجامعہ ...دار العلوم، بنارس (جس میں حضرت مولانا عبدالجبار صاحب موصوف استاذ حدیث ہیں) کے ...تظمین بھی تمام اہل علم کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں، کہ انھوں نے اس قلمی نسخہ کو طباعت کے ذریعہ ...ام کردیا، (فجزاہم اللہ خیرالجزاء)

مولانا محترم کی ژرف نگاہی اور عرق ریزی کا اندازہ کرنے کے لیے آئندہ صفحات میں، ...صویبات، کا معتدبہ حصہ پیش کیا جارہا ہے، اجمالی طور پر اتنا بتادینا شاید بے محل نہ ہوگا، کہ پوری ...اری شریف کے حواشی میں مولانا نے کوئی تین چار ہزار کے درمیان طباعت کی غلطیاں نکالی ہیں، ...ن میں سیکڑوں ایسی ہیں کہ مولانا کی نشاندہی اور تصحیح کے بغیر جن کا سمجھنا تقریباً ناممکن تھا، مختصر یہ ...کتاب کا کوئی بھی صفحہ غلطی سے خالی نہیں ہے، کم و بیش ایک درجن صفحات تو ایسے ہیں جنمیں ...فحہ پر دس سے زیادہ غلطیوں کی مولانا نے نشاندہی کی ہے (مثلاً ص٥٧٢ میں ١٢، ص٦٨٣ ...٢، ص٩٥٤ میں ١١، ص١٠٧ میں ١٣، اور ص٨٣١ میں ١٤) اس میں شک نہیں کہ اس میں بعض ...غلطیاں معمولی نوعیت کی بھی ہیں (مثلاً صرف ایک نقطہ کم، یا زیادہ ہوگیا ہے) لیکن خاصی تعداد ایسی ...غلطیوں کی ہے جن کا حل مولانا کی اس کاوش سے پہلے عام اہل علم کے لیے آسان نہ تھا، ذیل میں پہلے ...یاہی سنگین غلطیوں کی فہرست کا ایک حصہ "التصویبات لما فی حواشی البخاری من التصحیفات" سے نقل کیا جارہا ہے۔

...٥ (حاشیہ کی جمع) حواشی کی تعبیر برصغیر میں ہی مستعمل ہے، ورنہ عرب علماء اس کے لیے عموماً "ہامش" یا "التعلیقات" ...تعلیق کی جمع) استعمال کرتے ہیں۔ ٦ "بخاری شریف" ہندوستان میں عموماً جس سائز پر چھپی ملتی ہے اسی سائز ...میں "التصویبات" بھی چھاپی گئی ہے (تاکہ اصل کے ساتھ جلد بندھوائی جاسکے)۔

چند اہم غلطیاں جن کا پتہ چلانا مشکل تھا

التصویبات (جلد اول)

التصویبات کا صفحہ نمبر	کالم نمبر	بخاری کا صفحہ نمبر	حاشیہ وسطر نمبر	الخطاء	الصواب
۵	۲	۱۰	۲/۹	معناہ خیار الخیر	معناہ حیازۃ الخط
۵	۲	۱۶	حل اللغات	الفہم من ضرب	الفہم من علم
۶	۲	۲۶	اسماء الرجال	مات ۱۱۱ھ	ات ۱۶۱ھ
۸	۱	۶۱	۱/۱	یحیی بن ابی الزبید القطان	یحیی بن سعید القطان
۸	۲	۷۰	حل لغات	کتب بفتحتین	کتب بضمتین
۸	۲	۷۴	اسماء الرجال	ہشیم بن بصر بضم الموحدۃ	ہشیم بن بشیر بضم الموحدۃ
۹	۱	۸۱	۳/۶	فی فضل صلاۃ العصر	فی فضل صلوٰۃ الفجر
۱۲	۲	۱۷۰	۱/۷	ای منبر عالا وجوبا عقلیا	ای شرعیالا وجوبا عقلیا
۱۳	۲	۱۹۴	۳/۳	بنانہ بضم الموحدۃ والنون	بفتح الموحدۃ والنون
۱۶	۱	۲۶۶	۱/۱	نزکت	نہکت
۱۷	۲	۳۰۵	۶/۶	عثمان الغنی	عثمان البتی
۱۸	۱	۳۰۸	۲/۷	اذا قدر علی الفساد	اذا قدر علی السفاد
۲۱	۱	۳۶۲	۲/۸	ہذا تعلق بکتمان الشہادۃ	لا تیعلق بکتمان الشہادۃ
۲۱	۱	۳۶۸	۲/۵	یمین المدعی علیہ أم لا	یمین المدعی علیہ سوا ارضی المدعی
	۱	۳۸۱	۶/۵		بیمین المدعی علیہ أم لا
۲۲	۱	۳۸۱	۶/۷	ان یاخذوا من المسلمین عنوۃ	ان یاخذوا من المسلمین عزۃ (ع ر ۱۱)
۲۳	۲	۴۱۵	۱۰/۵	محمد البزار اراند ولابی	فی انہ محمد بن الصباح ، وانی قس محمد بن صباح البزار

تصویبات کا نمبر	کالم نمبر	بخاری کا صفحہ نمبر	حاشیہ و سطر نمبر	الخطاء	الصواب
٢٤	١	٤٢٤	٢/١٢	یجعل اسر نفسہ	یجعل نفسہ اسیرا
٢٥	١	٣٣٨	حل لغات	وعملها للام	وحملها الی الامام
٢٥	١	٤٤٢	اسماء الرجال	سعید بن کثیر بن غنم	سعید بن کثیر بن عفیر
٢٥	٢	٤٤٩	٢/٦	قاتل آثم من المقاتلة	قاتل آثم فاعل لا فعل من المقاتلة
٢٩	١	٤٧٥	اسماء الرجال	قال المحرری	قاله المسعودی
٣٠	١	٥٣٨	٦/٤	انکار له به	انکار بالاعلم له به
٣١	١	٥٥٣	٣/١٠	کانت فی خلافة ابی بکر	ماتت فی خلافة ابی بکر

التصویبات (جلد ثانی)

تصویبات کا نمبر	کالم نمبر	بخاری کا صفحہ نمبر	حاشیہ و سطر نمبر	الخطاء	الصواب
٣	٢	٥٩٩	١/٢	لایکفون القسم	لایکفون انفسهم
٦	١	٦٢٤	٨/٩	کان یقال لها الکعبة الشامیة	کان یقال الکعبة الیمانیة والتی بمکة الکعبة الشامیة
٩	١	٦٨٤	ع س	خطه بالطاء المهملة	خطه بالحاء المهملة
٩	١	٦٨٦	٦/١١	انما تیجاظ	انما تیجه افنا
١٠	١	٧٠٠	٦/٣	قوله علیه السلام ففهمت	قوله علیه السلام لها احمدی الله ففهمت
١٠	٢	٧٠٠	٢٣/٨	ذهب اک حلفه منفعل ثان	ذهب ذاک حلفه مفعول ثان
١٣	٢	٧٣٤	٢/٥	شدة الحلق بفتح القاف	شدة الحلق بفتح الخاء وسکون اللام
١٥	٢	٧٨٠	١ س	ارادت تهاتری	ارادت ان هز تهاتری
١٦	٢	٧٩٥	١ س	المحب لایکون الا محبوبا وبالقلس	المحب لایکون الا محبوبا وبالعکس
٢٠	١	٨٣١	٢/١٣	قال الکسائی سرعان اخفادهم	قال الکسائی سرعان القوم اخفادهم
٢٩	١	١٠٠٩	ع ه	فاستعیر السکت للکلام	فاستعیر الکسب لا قافیة فی الکلام

التصویبات کا صفحہ نمبر	کالم نمبر	بخاری کا صفحہ نمبر	حاشیہ وسطر نمبر	الخطاء	التصواب
۲۹	۲	۱۰۱۶	۶/۲	قال الجوہری	قال صاحب الجوہر النقی
۲۹	۲	۱۰۱۸	۱/۵	عنہ البخاری باختصار الجمہور	عنہ البخاری بالاختصار المجحف
۳۶	۲	۱۱۲۷	۱۲/۱	جاء عزرا فلا بلا لہا	جاء عزیز فاملا لہا
۳۶	۲ آخری سطر	۱۱۲۹	۳۶/۵	فیخرجون من النار	فیخرجون من النار

مذکورہ بالا غلطیاں "مشتے نمونہ از خروارے" کے طور پر نقل کی گئیں ہیں، ورنہ ان کے علاوہ بھی بکثرت غلطیاں ایسی ہیں جنھیں "التصویبات" میں نقل کرکے ان کی تصویب وتصحیح کر دی گئی ہے بعض غلطیاں تو ایسی بھی ہیں جن میں نفی کا اثبات اور اثبات کی نفی ہو گئی، انہیں سے چند بطور نمونہ کے ذیل میں نقل کی جا رہی ہیں۔

چند وہ غلطیاں جن سے نفی کا اثبات اور اثبات کی نفی جیسا عظیم فرق ہو گیا

۱۶ جلد ثانی	۲	۷۹۳	۲/۸	قال الحنفیه، لا یصح طلاق المکرہ	قال الحنفیة یصح طلاق المکرہ
۱۶ "	۲	۷۹۳	۲/۸	قالت الائمة الثلاثه یصح	قالت الائمة الثلاثه لا یصح
۳۵	۱	۱۰۹۸	۲/۸	مع أنه مانع من دخولهم	مع أنه لا مانع من دخولهم

یہاں شاید یہ بات ذکر کر دینا بھی بے محل نہ ہوگا، کہ خود مصوب مدظلہ سے بھی بعض فرو گذاشتیں ہو گئی ہیں، ظاہر ہے کہ ایسا ہو جانا بعید نہیں تھا، اور نہ محل تعجب! نیچے بس ایسی چند ہی فرو گذاشتوں کی نشاندہی کی جا رہی ہے اور اسی کے ساتھ "کیا ہونا چاہیئے" یہ بھی ذکر کر دیا ہے۔

خود مصوب کی چند فروگذاشتیں اور مبہم عبارتیں جن کی اصلاح نیز تصویب و تشریح کی ضرورت ہے

التصویبات کا صفحہ نمبر	کالم نمبر	سطر نمبر	فروگذاشت (جسے "التصویبات" میں صواب قرار دیا گیا ہے)	کیا ہونا چاہیے
٦	١	٢٧	ابو زرعۃ بضم الزاء (بالہمزۃ)	ابو زرعۃ بضم الزای (بالیاء یعنی زاکا)
٧	١	١٨	محمد بن حازم بالخاء والزاء (بالہمزۃ)	محمد بن خازم بالخاء والزای (بالیاء)
٣٠	٢	١٧	أحمد وأبو داؤد (بالہمزہ) بہذا الحدیث	أورد أبو داود (بالواو) بہذا الحدیث نحوہ
٢٣	١	١١	شرق بالکسر بغص بحجر ملأ الکف	شرق بالکسر وفہرایضاً بالکسر وہو الحجر ملأ الکف وقیل ہو الحجر مطلقا.
٢٧	١	٤٠	ای أنجتھا	أنختھا

ظاہر ہے کہ یہاں "التصویبات" کی فروگذاشتوں کا استیعاب کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ چند مواقع کی نشاندہی محض اسی غرض سے کردی گئی ہے کہ مولانا محترم دوسرے ایڈیشن کی اشاعت کے وقت نظر ثانی فرما سکیں، لیکن ایسی فروگذاشتوں کی تعداد اتنی کم ہے جس کی اس عظیم کارنامہ کے مقابلہ میں — جو مولانا نے "تصویبات" کے ذریعہ انجام دیا ہے — کوئی حیثیت

* لطیفہ: راقم، حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہٗ کے زمانہ قیام سہارنپور وہاں حاضری کے وقت حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا کرتا تھا، ایسی ہی ایک حاضری کے وقت موصوف نے مجھ سے متعلقہ اسباق کی بابت دریافت فرمایا اس زمانہ میں ابوداؤد کا سبق بھی مجھ سے متعلق تھا تو میں نے عرض کیا..... اور ابوداود (بالواو) اس پر موصوف نے مسرت آمیز تعجب کا اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ "عموماً لوگ ابوداؤد (بالہمزہ) کہتے ہیں، تم نے صحیح تلفظ کیا"۔ مولانا علیہ الرحمہ سے واقف سب جانتے ہیں کہ موصوف کو تمام علوم متداولہ۔ بالخصوص عربیت میں بڑا اتقان حاصل تھا، اسلئے ان کے نزدیک معمولی فروگذاشت بھی۔ بالخصوص جو طلبۂ علم کی طرف سے ہو۔ ناقابل برداشت ہوجاتی تھی۔

نہیں (پھر ان میں مطبعی خامیوں کا احتمال بھی ہے۔)

مولانا نے، حواشی، کی تصحیفات (غلطیوں) کے احاطہ کا اگرچہ دعویٰ نہیں کیا ہے۔ (جیسا کہ موصوف نے التصویبات کے شروع میں "ملاحظات وتنبیہات" کے تحت صراحت کردی ہے) لیکن اندازہ ہوتا ہے کہ ہاں محترم نے اپنی دانست میں چھوٹی غلطیوں کی نشاندہی کردینے کی بھی حتی الامکان کوشش کی ہے، چنانچہ اس طویل فہرست میں بڑی تعداد ایسی غلطیوں کی ملتی ہے جنھیں "معمولی" قرار دیا جانا چاہیئے۔ ذیل میں اس کی بھی چند مثالیں "التصویبات" سے نقل کرکے پیش کی جارہی ہیں۔

معمولی نوعیت کی اخطاء

بخاری کا صفحہ نمبر	حاشیہ نمبر	سطر نمبر	خطاء	صواب
۳۲۰	۲	۲	معقلات بالغناء (بشکل غین)	معقلات بالفاء (بالفاء)
۳۵۱	۲	۲	فلن (بالفاء ایک نقطہ)	قلن (بالقاف، دو نقطہ)
۶۸۳	۵		جمع غصمۃ (نقطہ تھوڑا سا ہٹ گیا)	جمع عضمۃ (بالعین المہملۃ والضاد المعجم)
۷۴۲	۱	۲	نہو حرمیۃ (بغیر نقطہ)	فہو خزمیۃ (بالنقطہ)
۸۲۴	۵	۴	للجاجۃ (ایک نقطہ زیادہ ہوگیا)	للحاجۃ

خلاصۂ کلام یہ کہ حضرت مولانا عبد الجبار صاحب اعظمی (استاذ تفسیر وحدیث جامعہ مظہر العلوم بنارس) کی یہ سعی مشکور بڑی ہی نافع اور اہل علم، بالخصوص بخاری شریف کے درس وتدریس میں مشغول حضرات کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

تمام خدام علم کی طرف سے حضرت مولانا مدظلہٗ بجا طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے، اور علم ودین کی خدمت کے لیے تادیر سلامت رکھے۔

ایں دعا از من واز جہاں آمین باد